سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل ایم اے ۱۴ وارث روڈ لاہور } ایڈیٹر انچیف
پادری غلام مسیح صاحب میکلوڈ روڈ ۔ لاہور } اسسٹنٹ ایڈیٹر
پادری ڈبلیو بے کلارک صاحب ایم اے ایمپرس روڈ ۔ لاہور } منیجر

جملہ خط وکتابت و ترسیل زر وغیرہ بنام مینجر صاحب ہونا چاہئے تمام مضامین و اشتہارات وغیرہ برائے اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کر کے دفتر نور افشاں میکلوڈ روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہو

جلد ۵ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے ۔ ۲۵ جون ۱۹۲۶ء | نمبر ۲۶

حمد

(جناب ڈاکٹر چوہدری غلام حیدر صاحب)

زمیں تیری فلک بھی ترے مولا تیرا — چار عالم میں سماں کرتا ہو ڈنکا تیرا
ہو اگر چشم حقیقت تو ہے جلوا تیرا — ذرہ ذرہ سے نمایاں ہے کرشما تیرا
بھی مرغانِ چمن گاتے ہیں نغما تیرا — جنتی انسا میں پڑھا کرتی ہیں کلما تیرا
کونسی چیز ہے جس پہ نہیں قبضا تیرا — جسکو دیکھا وہ ترا جسکو بھی پایا تیرا
وصف ہو تیرا بیاں مجھ سے یہ ممکن ہی نہیں — زنبا ورک دہر دے کہیں بالا تیرا
جسکو چاہے تو بنا دے بھی مٹانے بھی اُسے — کافی ہر کام کو ہے ایک اشارا تیرا
یہ ظاہر ہے نہاں ہو تو نظر سے کہیں — دیکھ لیتا ہے تجھے دیکھنے والا تیرا
جب من و تو کی جھگڑا نہیں باقی یارب — پھر ہے کیوں شائق نظارا لے پردہ تیرا
میری کشتی کو تو اب پار لگا دے یارب — ناخدا کون ہے کس کا ہو سہارا تیرا

کیوں رہے حیدر عاصی تیرا محروم کرم
گو بُرا ہے کہ بھلا، ہے تو وہ بندہ تیرا

ہماری ہوم مشن

ممبران یو۔پی سنڈ پنجاب کے نام ایک کھُلی چٹھی

میں نے آگے بذریعہ ایک چٹھی کے ہوم مشن کے متعلق عرض کرنے کی خاطر آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی کوشش کی ہے ۔ اب بذریعہ اخبار گوہر بار کے آپ کی خدمت میں کر عرض کرنے آیا ہوں ۔ آپ کی گہری دلچسپی کی آپ کی محبت کی ۔ آپ کی ذمہ داری کے گہرے احساس کی ہوم مشن اشد ضرورت رکھتی ہے ۔ اس کھُلی چٹھی میں ہوم

مشنری صاحبان کی حالت بے بیان کا ذکر نہیں کر سکتا ۔ آپ خیال فرمائیں کہ اگر آپ کو ایک دو ماہ تنخواہ نہ ملے ۔ آپ کی اور آپ کے بال بچوں کی کیا حالت ہوگی لہٰذا میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اپنے لوگوں کے سامنے ہوم مشن کو پیش کریں ۔ اور اگر فرض کو محسوس کر کے اس انجیلی خدمت کے لئے نہیں دیتے تو اپنے بھیجے ہوئے مشنریوں اور ان کے منادوں پر ترس کھا کر ہی دیں تاکہ کام بخوبی چلتا جائے ۔ میں بہت مشکور ہونگا اگر اس چٹھی کا جواب ماسٹر مولا بخش صاحب سیالکوٹ کو ہوم مشن فنڈ میں روپیہ پیسہ بھیجنے سے دیا جائے۔

ذرہ چند کار سیا ینگ سکریٹری ہوم مشن بورڈ

لائل پور چرچ پلپٹ

یروشلم کی طرف رُخ

جب وہ دن نزدیک آئے کہ وہ اوپر اٹھایا جائے تو ایسا معلوم ہوا کہ اُس نے یروشلم کے جانے کو کمر باندھی ۔ لوقا ۹ : ۵۱ ۔

مقدس لوقا کی انجیل کے اس نویں باب میں بہت سے مشہور واقعات کا ذکر ہے باب کے شروع میں بارہ کو منادی کے لئے بھیجنے کا ذکر ہے پھر ایک ویران جگہ میں پانچ ہزار کو کھلانے کا ذکر ہے پھر پطرس کا مشہور اقرار اور مسیح کی صورت کی تبدیلی کا ذکر ہے ۔ باب کی آخری آیتوں میں خداوند مسیح کے یروشلم کی طرف جانے کا ذکر ہے اور ایسے واقعات کا ذکر پایا جاتا ہے جن سے خداوند کی سرگرمی اور یروشلم کی طرف جانے کے لئے سنجیدگی پائی جاتی ہے بلکہ وہ محاورہ جس کا ترجمہ کیا گیا ہے کہ اس نے یروشلم جانے کو کمر باندھی اصلی زبان میں یوں ہے کہ اس نے یروشلم کے جانے کو اپنا رُخ مضبوط کیا ۔ نہایت ہی مستقل مزاجی اور پختہ ارادے کے ساتھ وہ یروشلم کی طرف سفر کر رہے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے

کہ خداوند مسیح خاص خیال سے اس دفعہ یروشلم کی طرف جا رہے ہیں۔ اگرچہ یروشلم کیطرف پیشتر کئی بار انہوں نے سفر کیا ہے۔

اس سفر میں خداوند یسوع مسیح یروشلم کی طرف جا رہے ہیں۔ یروشلم اُن کے سامنے ہے اور آؤ دیکھیں کہ کیوں اُنکو اس سفر میں اس قدر پختہ ارادے سے کام لینا پڑا۔ اس سفر میں اُن کے سامنے دو یروشلم تھے۔ ایک دشمن یروشلم دوسرا نیا یروشلم۔

خداوند یسوع کے سامنے ایک یروشلم تھا جس میں دشمنی اور حسد اور کینہ اور مخالفت کے بادل گھرے ہوئے تھے اس کے قتل کی سازشیں موجود تھیں۔ وہی لوگ جن کے بیماروں کو وہ اچھا کرتا تھا۔ اندھوں کو آنکھیں دیتا تھا۔ اُنکی کمزوریوں کو اپنے اوپر لیتا تھا وہی گروہ جن کے بھوکوں کو وہ سیر کرتا تھا وہی بھیڑوں کی بھیڑ جو اس کے عجیب کاموں اور تعلیم سے دنگ رہ جاتی تھیں سردار کاہنوں اور فریسیوں کے اُکسانے سے اس پر لعنت کرنے اور اسکو مارنے کو تیار تھیں۔ جلیل کی وہ بڑی بھاری بھیڑ جو یروشلم کی طرف مسیح کے فاتحانہ جلوس میں شریک ہوگی چند دنوں کے بعد اس کے مخالفوں کے ہم آواز ہو کر چلائیگی کہ اُسے صلیب دے۔ اس یروشلم میں مسیح کا رد کیا جانا اس کا گرفتار کیا جانا۔ اُس کا دکھ اُٹھانا بلکہ صلیبی موت اس کے سامنے تھی۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس مخالف یروشلم کا سامنا کرنے کے لئے اس نے کمر باندھی تھی۔ کیا اسکو اس مخالفت اور دکھ میں سے گذرنے کے لئے اس قدر پختہ ارادے کی ضرورت تھی۔ بیشک ان مخالفتوں اور صلیب کے دکھ کا سامنا کرنے کے لئے بڑے پختہ ارادے کی ضرورت تھی۔ ضرور تھا کہ مسیح کمر باندھ کر اسکی طرف سفر کرے۔ تاہم مسیح کی آنکھ ایک اور یروشلم کی طرف تھی جو اس میں سے پیدا ہونے والا تھا۔

یہ یروشلم . . . نیا یروشلم تھا جو جبکہ خداوند یسوع یروشلم کی طرف سفر کرتے تھے ان کو اس مخالفت اور دکھوں کی گرد و غبار کے بیچ میں سے ایک ایسا یروشلم نظر آتا تھا۔ جو پاکیزہ اور راستبازی کے لباس سے ملبس۔ اس کی نظر اس جماعت کی طرف تھی جو اُس کے خون بہانے کے سبب از سر نو پیدا ہونیوالی تھی۔ ایک ایسی جماعت بلکہ بڑی بھاری بھیڑ جسے کوئی شمار نہ کر سکے جو ہر ایک قوم اور قبیلے اور اہل زبان میں نکلنے والی تھی جو سفید جامے پہنے اور کھجور کی ڈالیاں اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے تخت اور برے کے آگے کھڑی تھی۔ یہ وہی ہیں جو اس مصیبت میں سے نکل آئے ہیں اور جنہوں نے اپنے جامے برے کے خون سے دھو کر سفید کئے ہیں یہ کلیسیا تھی جس کی طرف ہمارے خداوند کی نظر تھی۔ یہی نیا یروشلم تھا جس کا خیال ہمارے خداوند کو ابھارتا تھا۔ اور تسلی دیتا تھا۔ اسی نئے یروشلم کا نظارہ انہیں اس دکھ اور مصیبت میں سے بڑی ہمت سے آگے لے جاتا تھا۔ جب کوئی ڈاکٹر۔۔ کسی مریض کے اپریشن کے لئے تیار ہوتا اس کا خیال محض مریض کے جسم کے چیرنے پھاڑنے پر ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ اس صحت یافتہ عضو کی طرف ہوتا ہے جو اس عمل جراحی کے بعد پیدا ہوگا۔ اگر محض جسم کو چیرنا پھاڑنا ہی مراد ہو تو اس سے بڑھ کر نفرت انگیز اور درد انگیز کام ہی کوئی نہیں۔ ڈاکٹر اس درد انگیز فرض کو اسی سبب سے پورا کر سکتا ہے کہ اس کے خیال اُس حالت کی طرف جاتے ہیں جو اس مریض کی اس اپریشن کے بعد ہوگی . . . . جب بیماری کاٹی جائیگی۔ اور وہ شخص پوری صحت میں ہوگا۔

اس آیت میں آجکل کے خادم الدینوں اور قومی رہبروں کے لئے ایک پیغام ہے۔ آپ ایک کلیسیا کی تعمیر میں مشغول ہیں اور قوم کی ساخت میں معروف ہیں اس سفر میں آپ کے سامنے مخالفت کے غبار نظر آتے ہیں اور تکلیفوں کے سیاہ بادل جمع ہوتے ہوئے آپ کے حوصلہ کو پست کر دیتے ہیں۔ اس خدمت میں تکلیف دکھ جانفشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پر آپ کمر ہمت باندھ کر اور رُخ کو مضبوط بنا کر آگے بڑھیں۔ یہ یاد رکھتے ہوئے کہ اس گرد و غبار اور حالت اضطراب میں سے ایک امن و سکونت کا زمانہ آنے والا ہے۔ ان سیاہ بادلوں کے پیچھے آفتاب صداقت چمک رہا ہے۔ اس کمزور اور پست ہمت مسیحی قوم میں سے ایک مضبوط اور زور آور کلیسیا قائم ہونے والی ہے۔ یہ ٹمٹماتا ہوا چراغ ایک ایسا روشنی کا مینار بننے والا ہے کہ ملک ہندوستان کی بڑی بڑی قوموں اور گروہوں کے جہاز اُسکی روشنی میں ہو کر امن اور چین اور اصلی شانتی کے بندرگاہ میں آکر آرام لینگے۔ اے دین و قوم کے رہبرو تمہارا بھی نصب العین یہی ہو۔ کاش کہ پنجاب کی کلیسیا کا بھی یہی نصب العین ہو۔ تمہارے سامنے ہمیشہ وہ پاکیزہ اور شاندار کلیسیا رہے جس کے لئے تم محنت کر رہے ہو تکلیفات اُٹھا رہے ہو۔

یاد رکھیں اس نئے اور جلالی یروشلم کو حاصل کرنے کے لئے مسیح کو اس یروشلم میں سے ضرور گذرنا پڑا جہاں اس کیلئے مخالفت۔ سازشیں۔ گرفتاریاں قوم کی لعن طعن اپنی ہی قوم سے نہایت کمینہ سلوک۔ کانٹوں کا تاج بلکہ صلیب کا بھی دکھ تیار تھا۔ اسکی اپنی نیک نیتی کا جواب قوم کی طرف سے حسد اور کینہ میں ملتا تھا۔ محبت کے عوض میں سرد مہری اور مخالفت تھی۔ اس نیکیوں کی شکر گذاری یوں ہوتی تھی کہ قوم علانیہ چلا کر پکارتی تھی کہ اُسے صلیب دے گویا کہ وہ اس قدر خدا اور قوم کو نقصان پہنچانے والا ہے کہ اس کا جینا نہایت مضر ہے۔ ناظرین آپ جو مسیحی کلیسیا کی تعمیر میں مشغول ہیں کیا آپ اس سے بہتر سلوک کی توقع رکھتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ جب اُنہوں نے مجھ سے جو اُستاد ہوں یہ سلوک کیا تو تم سے کیوں نہ کرینگے بلکہ آپ کی نیتوں پر شک کیا جائیگا۔ آپ کے مقاصد کو غلط سمجھا جائیگا کہ آپ کے نیک کاموں کی جو نہایت بے غرضی اور خلوص دل سے کئے جائینگے۔ غلط تعبیر کی جائیگی تب آپ کیا کرینگے ہمت ہار بیٹھینگے۔ ہمت چھوڑ بیٹھینگے۔ اس خیال سے کہ یہ محبت کی محنت رائیگاں ہو رہی ہے۔ نہیں صاحب آج کا پیغام یہ ہے کہ یروشلم کا رخ کرو۔ ہمت کو مضبوطی سے باندھو اور اس نئے یروشلم کے لئے محنت کرو۔ آج محنت جانفشانی خدمت بلکہ مسیح کے سارے دکھوں میں شامل ہونے کا وقت ہے تاکہ اس ملک میں ایک نئی کلیسیا قائم ہو جائے۔

وزیر چند۔

نورافشان

مطبوعہ ۲۵ جون ۱۹۲۶ء

پنجابی مسیحی اور زمین

پنجاب کرسچن کانفرنس کے رہنماؤں نے پنجابی مسیحیوں پر رحم فرمائی کرکے زمین دلانے کا کام اپنے ذمہ لیا تھا اور چند نفوس کو مربعے بھی دلائے۔ ان کی یہ کارگذاری ابھی شروع ہی ہوئی تھی کہ پنجاب میں حصول زمین محال ہوگیا۔ ادھر دیہاتی مسیحیوں میں زمین کے حصول کا اشتیاق ترقی کر گیا۔ اب کانفرنس کے رہبروں کو پنجاب سے باہر زمین تلاش کرنا پڑی۔ اس کے متعلق نورافشاں کے کالموں میں بہت کچھ چہ میگوئیاں ہو چکی ہیں۔ ریاست بھرت پور۔ گوالیار کی زمینوں کی کافی حمد وستایش ہو چکی۔ کانفرنس نے گوالیار کی زمین کا پتہ دیکر باقی تمام کام ہمارے قابل فخر مسٹر ڈ ابیل کے سپرد کر دیا۔ انہوں نے ایک کمیٹی بھی بنائی۔ اس پر پبلک کی طرف سے استفسار شروع ہوا جس کا جواب نہ ملا۔ اب رسالہ مسیحی میں کوٹھ بندی میں زمین کے حصول کی تجویز شائع ہوئی ہے۔ ہم ان تمام باتوں پر غور کرکے اس نتیجہ تک پہنچے ہیں کہ ع

دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

ورنہ اصل حقیقت یہ ہے کہ مسیحیوں کے لئے زمین ملنا دشوار ہے۔ مسیحیوں کو چاہئے کہ پنجاب کرسچن کانفرنس کی گذشتہ عظیم الشان کارگذاریوں کا اعتراف کرکے آگے کو تسلی اور اطمینان کے ساتھ اپنے گھروں میں بیٹھیں۔ اپنے موجودہ روزگار پر قناعت کریں۔ جو انہیں اس وقت اپنی فلاح و بہبودی کے اسباب میسر ہیں انہیں سے فائدہ اٹھائیں۔ مشن کے مدارس میں اپنے بچوں کو پڑھائیں۔ خادم الدینوں سے تعلیم حاصل کریں۔ بہتر پیشے سیکھیں صبر و استقلال کے ساتھ اپنے کاروبار کو انجام دیں۔ محنت و مشقت سے روپیہ پیدا کریں۔ اچھے اپنے علاقہ کے پادریوں پر اعتماد کریں۔ زمین کے حصول کے لئے زیادہ بے قرار ہو کر نقصان نہ خریدیں۔ یہ ہماری صلاح ہے۔ اگر کوئی خاص سمجھے تو اس سے فائدہ اٹھائے۔ اس سے زیادہ ہم فی الحال کچھ کہنا مناسب نہیں جانتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ کا لڑکا اور رسالہ مسیحی

مندرجہ ذیل نوٹ ایک مضمون کا اختصار ہے۔ جو بیرنگ ہائی سکول بٹالہ کے متعلق رسالہ مسیحی کے نوٹ کے جواب میں لکھا گیا اور ہمارے پاس برائے اشاعت پہنچا ہے۔ اصل مضمون طویل ہونیکی وجہ سے درج اخبار نہیں ہو سکا ہے

ایڈیٹر

مسیحی کی اشاعت قریبہ میں بیرنگ ہائی سکول بٹالہ کے متعلق یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ اس سکول کو اے۔ ایل او۔ ای سکول کے ساتھ ملا دیا جائے۔ وجہ یہ بتلائی گئی کہ بیرنگ سکول میں لڑکے صرف ۲۰ ہیں مدارس پر ۳۰ ہزار اور ۱۰ ہزار روپیہ کا خرچ ہے۔ دوسری وجہ یہ بتلائی گئی ہے کہ ہماری قوم بھی ترقی کے راستوں میں غیر مسیحیوں کے قدم بقدم بلکہ اُن سے بھی دو قدم آگے رہے اور اپنے اندر رشک اور ترقی کا مادہ پیدا کرے جو قوموں کی گھوڑ دوڑ میں سب سے ضروری سامان ہے۔ مثل مشہور ہے کہ جماعت میں کرامت ہے۔ جس جماعت میں پانچ سات لڑکے بیٹھے ہوں وہاں پڑھنے اور پڑھانے والوں کو کیا خاک بہتر لطف آئیگا اور جب لطف نہ رہا تو تعلیم تعلم بیہودہ میاں جی اندھے اور لڑکے کانے والا مضمون ہے۔ خیال میں لودھیانہ مشن سکول کو توڑ کر بیرنگ ہائی سکول کے ساتھ ملانے کی تجویز پیش کی ہے اور بیرنگ ہائی سکول کے امتحان کا نتیجہ ۸۰ فیصدی پاس دکھا کر اسے خاص طور سے مبارکباد بھی دی ہے۔

ہماری سمجھ میں معاصر مسیحی کی یہ رائے نہیں آئی کہ لودھیانہ میں تو مشن سکول توڑ کر فورمن کرسچن ہائی سکول کے ساتھ ملا لیا گیا اور اس میں ۸۰ فیصدی غیر مسیحی طلبا کو داخل ہونے کی اجازت دی گئی۔ پر بٹالہ بیرنگ ہائی سکول کو توڑ کر جو ایک کرسچن سکول ہے کیوں اے۔ ایل۔ او۔ ای سکول سے ملانے کی سوجھی ہے؟ ہم مسیحیوں کی ترقی کا یہی راستہ ہے کہ چونکہ ہندو مسلم۔ آریہ سکھ صاحبان قومی مدارس اور کالج روز بروز کھولتے جاتے ہیں۔ اس لئے ہمیں اُن کے ہمقدم ہونے کے لئے بیرنگ ہائی سکول کو جو پنجاب کے عیسائیوں کے لئے واحد سکول ہو توڑ دینا چاہئے۔ اگر پنجابی مسیحیوں کی ترقی کا یہی راستہ ہو تو رسالہ مسیحی کی تجویز لاجواب ہے۔ اس تجویز پر عمل پیرا ہوکر مسیحی ایک دو قدم نہیں بلکہ کروڑوں میل دیگر اقوام سے آگے بڑھ جائینگے۔ یہ ترقی معکوسہ کی بے نظیر مثال قائم کرینگے۔ واقعی معاصر مسیحی کو لاجواب تجویز سوجھی ہے۔ جس پر بیرنگ ہائی سکول کمیٹی ضرور سوچیگی۔ اور سوچنا چاہئے کیونکہ ایسے نادر مشورے گھر سے کھا کر کون مفت دیتا پھرتا ہے؟

لڑکوں کی کمی کی بھی ایک ہی کہی۔ آجکل ہر شہر اور قصبہ میں بلکہ بڑے بڑے گاؤں میں سرکاری اور غیر سرکاری مدارس کھلے ہیں۔ جن سے مسیحی والدین فایدہ اٹھانے کی خاطر لڑکوں کو بیرنگ سکول میں نہیں بھیجتے ہیں۔ والدین اُن مدارس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے وہ لودھیانہ یا بیرنگ سکول میں بچے بھیجا کرتے ہیں اور اُن کی تعداد غیر معقول ہے۔ بہتر نا معلوم مسیحی کی لڑکوں کے شمار پر کیوں نظر عنایت ہوتی ہے؟ اس کے سوا ہر ایک سکول کا کام لڑکوں کو تعلیم دینا تو امر مسلمہ ہے۔ پر لڑکوں کی تعداد کو بڑھانا بیرنگ سکول کا نیا فرض ظاہر کیا جاتا ہے جو کسی کی سمجھ میں نہیں آسکتا۔

باقی رہی تعلیم و تعلم کے لطف کی بات سو اس کا جواب بیرنگ ہائی سکول کے طلبا کے امتحان کے نتیجہ سے ظاہر ہے کہ جس کا جواب آپ خود مبارکباد دے چکے ہیں۔ اس پر ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔

البتہ خرچ کا سوال بڑا بھاری سوال ہے۔ اس کی بابت آپ نے یہ بات ظاہر نہیں فرمائی کہ اس ۳۰ ہزار

روپیہ میں ہندوستانی مسیحیوں کی جیبوں سے کتنا روپیہ نکلا ہے؟ اگر ۱۸ ہزار کو چھوڑ کر باقی ۳ ہزار روپیہ مشن خرچ کرتی ہے تو آپ کو معترض ہونے کی ضرورت نہ تھی۔ بلکہ مشن کا شکر گذار ہونا تھا کہ نہ مسیحی بچوں کی تعلیم کے لئے نہ صرف ایک قیمتی مشنری کو سکول میں رکھتی ہے۔ بلکہ اُس پر ۳ ہزار روپیہ سالانہ خرچ کرتی ہے۔

کھنڈوا مسیحی آشرم

مسٹر جے۔ آر سیمین الہ آباد سے لکھتے ہیں کہ وہ کھنڈوا مسیحی آشرم کے متعلق لاہور سے روانہ ہو کر پنجاب اور یو۔ پی میں دورہ کرتے ہوئے آشرم کے متعلق مختلف مسیحی جماعتوں میں کام کرتے ہوئے الہ آباد پہنچے ہیں اس طویل سفر میں آشرم کے لئے مسیحیوں میں ہمدردی پیدا کئے ہیں۔ آپ ۱۰ جون کے روز الہ آباد پہنچے۔ وہاں پادری بنرجی صاحب سی۔ ایم۔ ایس سے اور پادری سکھ لال صاحب پریسبٹیرین چرچ سے ملاقی ہوئے۔ ہر دو صاحبان مسٹر سیمین صاحب اور اُن کے پیغام مشن سے ہمدرد ہوئے ہر دو صاحبان نے مسیحیوں کا ایک جلسہ کر کے اُس میں کھنڈوا مسیحی آشرم کے متعلق زبردست تقریریں کیں اور مسیحیوں کو اس آشرم کے مقاصد و اغراض بتلائے۔ امید ہے کہ اس کا نتیجہ بھی اچھا پیدا ہوگا۔ ۱۴ جون کے روز آپ الہ آباد سے کسی اور جگہ تشریف لے گئے ہیں۔ ہم دل سے دعا کرتے ہیں کہ تمام ہندوستان میں کھنڈوا مسیحی آشرم کے بہت سے معاون و مددگار پیدا ہوں تاکہ یہ آشرم اپنے مقصد تک پہنچے اور اُس کے وسیلے سے مسیح کی بادشاہت کی خوشخبری تمام ملک میں پہنچائی جائے۔ جو صاحبان کھنڈوا مسیحی آشرم کی مدد کرنا چاہیں وہ پتہ ذیل پر امداد روانہ فرمائیں۔

مسٹر ڈبلیو۔ اے۔ کاسو
الجنیور۔ بی۔ این۔ آر
راجپور۔ سی۔ پی

جے۔ آر سیمین منیجر کھنڈوا مسیحی آشرم۔ راجپور
سی۔ پی

نتائج امتحانات

بپٹسٹ مشن گرلز ہائی سکول دہلی

نمبر شمار	نام	مارکس
۱	ڈریزی شودیال	۴۷۲
۲	جیوڈتھ آر	۳۹۵
۳	فلارنس چند	۴۰۵
۴	جوزیفائن ریوس	۳۹۲

ایوے لان گرلز ہائی سکول سیالکوٹ

نمبر شمار	نام	مارکس
۵	للی سیموئیل	۴۷۵
۶	سکینہ اللہ دتا	۳۴۸
۷	میلینا اللہ دتا	۳۱۶
۸	ڈریزی گھمرداس	۳۷۸
۹	مرسی سیمن	۴۳۰
۱۰	مارتھا انجمن	۳۹۲
۱۱	فاطمہ علی محمد	۲۹۸
۱۲	ریشم کرم دین	۳۸۳
۱۳	میری سنت مسیح	۳۹۱

الیگزینڈرا گرلز ہائی سکول امرتسر

نمبر شمار	نام	مارکس
۱۴	کریچیانہ علی بخش	۴۱۵
۱۵	ایلین بابل	۴۴۷
۱۶	بینی شاہ	۴۳۳
۱۷	مُبٹیرس دہیلر	۳۷۹

کینرڈ گرلز ہائی سکول لاہور

نمبر شمار	نام	مارکس
۱۸	جوائیس حمیدہ سراج الدین	۴۵۲
۱۹	ایولن میری مسیح	۴۵۱
۲۰	مارگریٹ فیلیوس	۴۸۲
۲۱	آدی کرسٹلر	۴۵۰
۲۲	مُنہیا لیوسی سی الحق	۴۹۷

سی۔ ٹی۔ آئی ہائی سکول سیالکوٹ

نمبر شمار	نام	مارکس
۲۳	خورشید عالم	۴۶۹
۲۴	کے۔ ایل وکٹر	۳۹۲
۲۵	صادق دیال چند	۳۷۵
۲۶	کبیر داس بھاٹیہ	۳۳۷
۲۷	لیزرس	۳۵۴
۲۸	جان رنگا	۴۰۱

چرچ آف سکاٹلینڈ مشن ہائی سکول ڈسکہ

نمبر شمار	نام	مارکس
۲۹	باغ مسیح	۳۰۸

سی۔ ایم۔ ایس مشن ہائی سکول نارووال

نمبر شمار	نام	مارکس
۳۰	ارنسٹ فرنیک روشن خان	۴۹۰
۳۱	ہربش چندر سرکار	۴۳۹

سی۔ ڈی ہائی سکول جلال پور جٹاں

نمبر شمار	نام	مارکس
۳۲	ڈیوڈ افرائیم	۲۷۶

یوننگ کرسچین ہائی سکول لودھیانہ

نمبر شمار	نام	مارکس
۳۳	جلال مسیح	۳۸۴
۳۵	جانیتھن سی۔ لال	۳۳۷

گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج گجرات

نمبر شمار	نام	مارکس
۳۶	جینٹ نوبل میٹرک	۲۶۵

بیلیمین مشن ہائی سکول ڈلوال

نمبر شمار	نام	مارکس
۳۷	ڈینیل ایمبروس	۳۰۳

گورنمنٹ ہائی سکول جہلم

نمبر شمار	نام	مارکس
۳۸	سولمٹ پی ڈین	۳۲۰
۳۹	میتھو ایم ڈین	۳۷۶

سینٹ سٹیفن ہائی سکول دہلی

نمبر شمار	نام	مارکس
۴۰	کرسٹوفر جانیتھن	۲۸۸
۴۱	ایرک میکول جیکسن	۴۰۳
۴۲	جوئیل ڈینئل پیٹر	۴۰۶

گورنمنٹ ہائی سکول کرنال

نمبر شمار	نام	مارکس
۴۳	ایلفرڈ ہری چند	۳۸۴

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

نمبر شمار	نام	مارکس
۴۴	ہیرولڈ وکٹر انجمن	۴۲۳
۴۵	نونگل بوٹا سنگھ	۴۸۴
۴۶	جوزف لیڈون عمر خطاب	۴۵۷
۴۷	عبد الحکیم جہان خان	۳۶۹
۴۸	یونس عاقول حسین	۳۱۰
۴۹	آرنسٹ ہیرلڈ ولیمز	۳۶۴



۵۰۔ ہربرٹ روجرپال ۳۳۸

۵۱۔ ولفریڈ سٹیفن ۳۵۱

۵۲۔ دیوان چند سیموئیل ۳۷۵

نوٹ:۔ خصوصاً بٹالہ بورڈنگ ہائی سکول اپنے خانہ زنتائج کے باعث مبارکباد کا مستحق ہے۔

نتیجہ۔ ۸۰-۸۱ فی صدی۔

رنگ محل مشن ہائی سکول لاہور

۵۳۔ سی۔ اے پیٹر ۴۶۶

امریکن مشن ہائی سکول سیالکوٹ

۵۴۔ ایلفرڈ کھوکر ۲۷۶

۵۵۔ رحمت مسیح ۲۸۱

دیو سماج ہائی سکول۔ لاہور

۵۶۔ جیکب ۳۷۶

ڈی۔ اے وی ہائی سکول کوئٹہ

۵۷۔ جان وکلف نیتھنائل ۳۳۳

یو۔ پی مشن ہائی سکول گوجرانوالہ

۵۸۔ ڈینیل لدھا ۳۱۱

۵۹۔ اے۔ پی کیلب ۳۵۷

ہائی سکول پٹیالہ

۶۰۔ جولیس وارن جلر ۴۳۱

(منقول از مسیحی)

کلکتہ ۹ جون چہارشنبہ کی صبح کو ہوڑہ میں زبردست آتشزدگی وقوع پذیر ہوئی۔ جب ہوڑہ کا پل کھولا گیا تو آگ بجھانے والے انجن کے عملے کو پل پر سے گذر کر ہوڑہ جاتے وقت سخت مصیبت کا سامنا کرنا پڑا تاہم خاص انتظام کر لیا گیا اور صدر مقام کے تین انجنوں اور ہوڑہ کے دو انجنوں نے پل پر سے گذر جانے کی اجازت مانگی۔ کافی مدت کی دوڑ دھوپ کے بعد انجن آگ پر قابو حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن اس اثنا میں ان کی مشینری کو سخت نقصان پہنچا کہ انجن دوسرے دن صبح تک مصروف رہنے کے بعد واپس چلے گئے۔ تاہم ایک انجن بطور حفظ ماتقدم وہاں موجود رہا۔

(زمیندار ہفتہ وار)

شائستگی

(از مسٹر ولیم اے۔ ایڈی۔ امریکن یونیورسٹی قاہرہ)

زمانہ ایک سریع السیر دریا ہے جسے روکنا ناممکن ہے۔ ماضی بنتا گیا اور حال ہو گیا اور اب لاشہ مستقبل ہو جائیگا۔ جو شخص زمانہ حاضرہ کو جانتا اور مستقبل میں مفید بننا چاہتا ہے۔ ضرور ہے کہ زمانہ ماضی سے واقف ہو۔

مشہور مصنفین میں سے ایک نے کہا ہے کہ شائستگی یہ ہے کہ اگلے لوگوں نے جو عمدہ خیال اور تحریریں چھوڑی ہیں ان کو جانا جائے اور یہ اس طرح شروع ہو سکتا ہو کہ اپنی زبان اور اپنے وطن میں جو حالات و تحریرات ہیں ان سے واقفیت حاصل کی جائے۔

حقیقتاً اگر ہم اپنے ملک کے لئے مفید ثابت ہونا چاہتے ہیں تو حتی الامکان اس کی تواریخ۔ زبان۔ علم ادب رسوم و مذہب کا علم حاصل کریں۔ تاہم وہ کتنے اشخاص ہیں جنکو ان امور کا علم ہے؟ کونسا ڈاکٹر ہے جو اسباب و تاثرات کو جانے بغیر مرض کو دور کر سکے یہ صرف نصف کہانی ہے۔ قومی واقفیت ہی کافی نہیں ہے۔ آجکل تیز رو خبر رسانی نے ہمیں دنیا بھر کے لوگوں کے ہم شہری بنا دیا ہے۔ دنیا کے بیشتر وہ لوگ جو مشرق اور مغرب دونوں کے طریق تصور اور مشرقی اور مغربی مذہب کو جانتے ہوں۔ چونکہ ہم سب کو باہمدگر مل کر رہنا ہوگا۔ لہذا ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنے کے اہل ہونا چاہئے۔ اگر غیر ملکی اور بالخصوص سیاح مشرقی ممالک موضوعات تحریر و تقریر کو نہ سمجھیں تو آپ فوراً اشتعال ہو جائینگے ہمیں مجھے آپ سے دلی ہمدردی ہے۔ لیکن اصل حقیقت ہے کہ ہیں آپ کے درمیان ایک امریکن باشندہ ہوں یہ درخواست کرونگا کہ آپ مغربی علم ادب کو پڑھیں اور ہماری زندگیوں کا مطالعہ اور ہمارے اخلاقی تصورات کی تحقیق کریں۔ ہمیں بین الاقوامی پل تعمیر کرنا چاہئے۔ جسکی نسبت ہم بہت کچھ سنتے گو جسے بہت ہی کم دیکھتے ہیں۔ ورنہ ہم سب نفرت خیز جنگوں میں تباہ او ہلاک

تجارتی مقابلہ سے بھوک کے ہاتھوں فنا ہو جائینگے۔ اس پل کو صرف وہ منتقد نوجوان ہی تعمیر کر سکتے ہیں جو خدا کے بچوں میں کوئی امتیاز روا نہیں رکھتے۔ وہ نوجوان جنہوں نے سننہ، پاپہ دا ورا والبو، بھائیوں کے خیالات اور مسلمات کی تلاوت کی ہو۔

سالوں پر سال گذر رہے ہیں اور تا حال آپ نے بائبل نہیں بنایا۔ باہمی شکوک و شبہات جو زیادہ تر خیالی ہوتے ہیں۔ ان کو دلوں میں جگہ دینے سے نہ اچھا ہے اگر ہم ایک دوسرے کو سمجھنے کی خواہش کریں اور باہمی محبت رکھیں تو خدا برکت دیگا۔ چند حالتوں میں بہروہ سیاحت بیکار ہوگا۔ مگر تمام صورتوں میں مطالعہ ہی سے اس کام کی انجام دہی ہو سکیگی۔

میں قرآن کی تلاوت شروع کرنے کو ہوں اور جب تک میری آنکھیں کام دیگی۔ عربی علم ادب کو پڑھتا رہونگا۔ یہ بتایئے کہ آپ کیا پڑھینگے؟ (ترجمہ)

خان

پنڈت مدن موہن مالوی اور سفینی

(۲)

کلکمدی نام قریہ میں جو قریب ہی واقع ہے۔ یہ تحریک ایک سنگلی یعنی قلیوں کے سردار کی وجہ سے چلی وہ ایک چائے کے فارم میں مسیحی ہوا اور جب گھر آیا اُس نے اپنے واحقین کو مسیحی ہونے کی ترغیب دی اور اُن کی تعلیم مذہبی کے لئے ایک استاد کی درخواست کی۔ دو سال قبل اس گاؤں میں ایک نفس بھی مسیحی نہ تھا۔ آج ایک صد سے زائد بپتسمہ یافتہ مسیحی ہیں یہ سنگلی ایک سکول چلاتا ہے اور استاد کے ذمہ اس کے تین اور گاؤں ہیں

ایک اور ضلع کے گاؤں میں یہ تحریک خاص تلاش حق کی بنا پہ جاری ہوئی سنتالوں کے معزز اشخاص میں سے شنگم نامی ایک شخص جو کہ ہندوؤں سے مقدس پرانوں سے خوب واقف اور سیننے سے

تیرتھوں میں جا چکا تھا مگر اُسکی دلی تمنا کہیں پوری نہ ہوئی۔ قریباً دو سال ہوئے ترپیب کے ایک تامل پادری صاحب کے ہاں پہنچا اور خواہش ظاہر کی کہ اسے مسیحی مذہب کی تعلیم دی جائے۔ اس نے چند دیگر اشخاص کو بھی شمولیت کی دعوت دی اور بعد تین ماہ کی تعلیم کے وہ گاؤں کے قریب ایک تالاب میں غوطہ کا بپتسمہ پاکر مسیحی ہوگئے۔ اسکی بیوی جوکہ تعلیم یافتہ ہے اسی کے ساتھ مسیحی ہوئی۔ اُس کا مسیحی نام دیوا داس یعنی خدا کا خادم ہے اور وہ نواح کے دیہات میں جاتا اور لوگوں سے مسیح کا ذکر کرتا اور جتاتا ہے کہ صرف مسیحیت ہی سے اسکا تمدنی اخلاقی اور روحانی ارتقا ممکن ہے۔

اچھوتوں کی ترقی سے اہل ہنود کا سلوک

مندرجہ بالا رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ اگر درحقیقت ہندو صاحبان ضمیر کی آزادی پر ایمان رکھتے تو جب یہ لوگ ہندو دھرم کو ایک ایسی چیز کی خاطر جسے وہ بہتر خیال کرتے چھوڑتے ہیں تو اگر ان کی حوصلہ افزائی نہیں کی جائے تاہم مناسب ہے کہ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ لیکن ہندو رواداری صرف ہندو جماعت کے اندر مختلف الاقسام عقائد و عبادات یا فی الحقیقت عدم عقیدہ اور عدم عبادت کو برداشت کرنے کا نام ہے ورنہ کسی خانہ ان یا گاؤں کو ہندو جماعت سے باہر نکلنے تو دو پھر دیکھو کہ کس طرح رواداری غائب اور اذیت رسانی شروع ہو جاتی ہے۔ جو کچھ امر واقعہ ہے اُسکی کیفیت مندرجہ ذیل سے عیاں ہے۔

رپورٹ

پالکوٹہ کے قریب ۔۔۔ کے دیہات کی اطلاع سے ظاہر ہے کہ اعلےٰ ذاتوں کے ہندو ۔۔۔ اور اوڈوں کو مسیحی ہونے سے روکتے ہیں۔ یہ لوگ بالعموم اعلےٰ ذاتوں کے ہندوؤں کی ملکیت زمینوں پر ملازم ہیں اور جونہی کہ ان کی مجوزہ تبدیلی مذہب معلوم ہو جاتی ہے تو یکایک اُن پر فوجداری یا دیوانی مقدمات دائر ہو جاتے ہیں۔ مرادر یعنی چوکیدار اموں کو انہیں ایذا پہنچانے کی ترغیب دی جاتی۔ اُن کے گھر نذر آتش کئے جاتے یا لوٹے جاتے اور لوگوں کو ستایا جاتا۔

پھر اور شمال کی جانب کوئل پٹی علاقہ میں ایک گاؤں کو آگ لگا دی گئی۔ اور تمام نو مسیحی بے خانماں کر دیئے گئے۔ لیکن ان تمام مصیبتوں کے باوجود یہ مسرت کی بات ہے کہ وہ قائم رہے اور صادق الایمان ثابت ہوئے۔

ایک گاؤں سے اطلاع ملی ہے کہ اب مرداروں یعنی چوکیداران دھنے نے تنگ کرنا بند کر دیا ہے۔ مگر اس سے دس میل کے فاصلہ پر کلوائی نام گاؤں کے دس خانہ اوں نے جو حیدراہ سے متلاشی ہیں ثابت کر دیا کہ وہ مسیح کی بشارت سے نہیں شرماتے۔ اس جگہ کے چوکیدار اموں نے بہت بُری طرح ان کو ستایا اور ایک رات کو ان کی دھان کی تمام فصلیں تباہ کر دیں۔

پھر ایک اور ضلع میں ایک سو آدمی درواڈہ مسیحیوں میں سے ایک شخص دھوبی کا کام کرتا اور اعلےٰ ذات ہنود کے کپڑے دھوتا تھا۔ اُنہوں نے اُسے دھمکایا کہ اگر تو مسیحی ہوگیا تو تیرا کام بند کر دیا جائیگا۔ چنانچہ اب وہ بیکار ہے۔

زبانی رواداری اور عملی بیزاری

ہم خوب واقف ہیں کہ پنڈت مدن موہن مالوی اور آپ کے سب ہمخیال ہندو اس اذیت رسانی کی مذمت کرینگے۔ لیکن وہ تبدیل مذہب کو ناپسند کرتے ہیں اور تاوقتیکہ وہ ان نو مسیحیوں کے پڑوسیوں کے یہ بات ذہن نشین نہ کریں کہ ان لوگوں نے جو مسیحی ہوگئے کوئی ایسا نمک حرامی کا کام کیا ہے۔ جو ان کو واجب نہ تھا کبھی کسی کے تبدیل مذہب کو نا پسند نہیں کر سکتے۔ بدقسمتی سے ہندوؤں میں بہت سے آدمیوں کا یہ وطیرہ نہیں کہ وہ ہندوؤں کے مسیحی ہو جانے کی نسبت اظہار نفرت کر دیں اور اسی پر قناعت کریں۔ صرف چند رفیع خیال اشخاص ہی ایسا کر سکتے ہیں۔ لیکن کثیر التعداد لوگ اس اظہار نفرت کو وہ شکل دے دیتے ہیں جس کا اُوپر بیان کیا گیا ہے۔ یعنی گھر آگ کی نذر، فصل تباہ اور عدالتوں میں جھوٹے مقدمات دائر کئے جاتے ہیں۔

حقیقت حال یہ ہے کہ ابھی اہل ہنود ضمیر کی آزادی کو نہیں مانتے۔ وہ زبانی تو اپنی رواداری پر بہت فخر کرتے ہیں۔ مگر ان میں یہ خیال پیدا نہیں ہوا کہ یہی رواداری میں صداقت کے لئے زبردست محبت اور دوسروں کی ضمیر کی پروا شامل ہے۔

(اپیفنی ۲۹ مئی ۱۹۲۶ء)

(باقی آئندہ) (خان)

اتباع حکام اور آزادی

کچھ سالوں سے بہت سے خاص و عام لوگ اس بات کی بہت تحریک کر رہے ہیں کہ ہمیں کس طرح سے آزادی کا منہ دیکھنا نصیب ہو اور کہ ان کو بھی دیگر ممالک کی طرح حقوق حاصل ہو جائیں یہ ایک ایسا اہم مسئلہ ہے کہ مختلف قوم وملت کے اصحاب نے اس میں بہت حصہ لیا ہے اور بہت سعی اور کوشش کی ہے۔ اگر دیکھا جائے تو بلا ریب یہ ایک ضروری سوال ہے لیکن پیشتر اس کے کہ وہ آزادی کے لئے بہت چلائیں واجب ہے کہ وہ اس بات کو اپنے دل میں جاگزیں کریں کہ آزادی کے کیا معنے ہیں اور کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔ ذیل میں میں بائبل مقدس سے جو کہ مسیحیوں کی الہامی کتاب ہے اور ہر طرح سے قابل تسلیم و پذیرائی ہے۔ اس بات کے بارے میں جستجو کرونگا۔

سب سے اول ہمیں پولس رسول کے خط بنام رومیوں کے ۱۳ باب کی پہلی سات آیات پر خوب غور کرنا چاہیئے۔ جہاں اس امر کی خوب تعلیم و تلقین کی گئی ہے کہ حکام کی تابعداری کرنا ہر ایک کا فرض ہے۔ کیونکہ وجہ اسکی یہ ہے کہ ہر ایک حاکم خدا کی طرف سے مقرر ہوا ہے۔ حضرت مسیح انجیل لوقا کے ۸ باب کی ۳۱ آیت سے ۳۶ تک میں فرماتے ہیں کہ سچائی تم کو آزاد کریگی۔

بائبل مقدس میں کئی الفاظ دو معانی عموماً رکھتے ہیں جو کہ روحانی اور جسمانی سے موسوم ہیں۔ اس کی رو سے حقیقی آزادی وہ ہے جو کہ روحانی اور جسمانی ہر دو سے موسوم ہیں۔ روحانی حقیقی آزادی وہ ہے جس میں گناہ سے مخلصی ہو جیسا کہ مسیح نے اسی باب میں فرمایا ہے۔ اگر لوگ بے شک آزادی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو اس کے حصول کے قابل بنائیں۔ زیادہ مناسب بات یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو گناہ کی قید عظیم سے رہا کریں۔ پولس اسی خط کے مذکورہ بالا باب میں ہی کہتا ہے کہ حاکموں کا خوف و ڈر صرف انکو ہوتا ہے جو کہ ان کی مرضی کے مطابق نہیں چلتے ہیں یعنے قصور کرنے میں دلیر اور گنہگار ہے اور نیکوکار ہے اسے کسی قسم کا خوف و خطر نہیں ہے۔ جیسا کہ اگر کوئی چور ہو تو اسے ہر وقت یہی کھٹکا رہتا ہے کہ کہیں قابو نہ آجاؤں۔ اسی طرح یہ بھی حال ہے۔ جو شخص درحقیقت خدا کا غلام اور شیدا ہو اسے نہ کسی دنیاوی حاکم کا ڈر اور نہ ہی زیادہ آزادی کی چیخ و پکار کا خیال ہوتا ہے۔ وہ تو ہر وقت اپنے محبوب و معشوق حقیقی کے تابع رہتا ہے اور اس کے حکم کی فرمانبرداری کرتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہی وہ دنیاوی حکام کی بھی مرضی حتی المقدور بجا لاتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا یہ ضروری ہے کہ حاکم کی فرمانبرداری کی جائے۔ اس کے متعلق میں ذیل میں کچھ امور قابلِ غور بتاتا ہوں۔ جن پر عملدرآمد کر کے فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔

اولاً۔ توکل۔ ہم سچ سچ خدا پرست ہونگے اگر ہم میں یہ صفت پائی جاتی ہوگی۔ کتاب مقدس میں دانی ایل کی کتاب میں دانی ایل۔ سدرک میسک اور عبید نجو کا ذکر عبرت پذیر ہے۔ کیونکہ انہوں نے مختلف تکالیف اور مصائب برداشت کرتے ہوئے خدا پر ہی توکل اور بھروسہ رکھا اور اس کے حکم کو مقدم جگہ دی وہ ثابت قدم رہے۔ کیونکہ خدا اُن کے ساتھ تھا۔

ثانیاً۔ دعا۔ ہر شے کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ کیونکہ یہ ایک بہت اثر پذیر ذریعہ ہوتا ہے۔ اور شرط یہ ہے کہ مسیح کے نام سے مانگی جائے۔ کیونکہ اُس نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ جو کچھ تم میرے نام سے مانگو گے دیا جائیگا۔ یہاں مسیح کا کلمہ یہ یاد رہے کہ جو ہمارے اختیار نہیں وہ ہمارے ساتھ ہی ہے مسیح ہی سب اشیاء پر قادر ہے۔

ثالثاً۔ ایمان۔ یسوع مسیح نے دعا کے ساتھ یہ بھی فرمایا ہے کہ وہ ایمان سے ہو۔ ایمان کے متعلق کلام مقدس میں بہت ذکر آیا ہے۔ ناظرین عبرانیوں کے خط کے ۱۱ باب کو شروع سے آخر تک ملاحظہ فرمائیں۔ ہمیں کسی شے کو ناممکن یا محال خیال کر کے چھوڑ نہیں دینا چاہئے بلکہ ہمارا ایمان رکھنا چاہئے جس سے دل میں شک نہ آنے پائے۔ تب خدا تعالےٰ جو قادر مطلق اور رحیم باپ ہے ہماری ہر ضرورت کو رفع کریگا۔

رابعاً۔ خود غرضی۔ کا بیج بالکل اکھیڑ دینا چاہئے سب میں مکمل اشتراک ہو اور اتفاق لیکن ایسا مطلب پیش نظر ہو جو کہ خدا کی مرضی کے مطابق ہو اور وہ اُسکے کلام مقدس میں بھرا پڑا ہے کہ کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں۔

خامساً محبت ایک ایسی شے ہے جس کے بارے میں کلام مقدس میں آیا ہے کہ کینہ وری جھگڑا برپا کرتی ہے۔ پر محبت سارے گناہوں کو مٹا دیتی ہے خدا محبت ہے اور مسیحی مذہب کی بنیاد ہی محبت پر ہے یسوع مسیح کی محبت بے نظیر اور عدیم المثل ہے۔

سادساً۔ سچائی اور پاکیزگی کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے اور ہر کام خدا کا جلال ظاہر کرنے کے لئے کرنا چاہئے جس کے لئے ہم پیدا کئے گئے ہیں گناہ سے متنفر ہو کر شیطان سے روحانی ہتھیاروں سے مسلح ہو کر جنگ کرو۔

معزز ناظرین میں نے حقیقی آزادی کا مفہوم حوالۂ قرطاس کر دیا ہے اور یہی مقدم ہے اور ضروری ہے۔ اور واجب ہے گناہ کی قید سے آزاد ہو کر دنیاوی خواہشات۔ لوازمات وغیرہ سے اجتناب کر کے یسوع مسیح کے جھنڈے تلے آجاؤ۔

کرم الٰہی مسیحی طالب علم

خاتمہ سکیم گوالیار

ایڈیٹوریل میں جو کچھ ہم لکھ چکے ہیں اُسکی صداقت کا ثبوت ذیل میں پڑھ لیجئے۔ ایڈیٹر

میں ۲۶-۴-۲۶ کو ریاست گوالیار گیا اور ۸-۵-۲۶ کو وہاں سے واپس آیا۔ یکصد روپیہ میرا اور میرے ملازم کا خرچ آیا۔ سکیم کے شائع ہونے پر بہت سے لوگوں نے گوالیار جانے کے لئے لکھا مگر صرف دو اشخاص مجھ سے ملکر حالات دریافت کرنے کے لئے آئے اور کہنے لگے کہ ہم اسّی ہل لے جاوینگے۔ مگر پانچ روپیہ فیس کالونی فی ہل کسی نے بھی روانہ نہ کی حتیٰ کہ میعاد جو ریاست نے آٹھویں مئی کی دی تھی گذر گئی۔ ریاست والوں کو اپیل بھیجے ہم نے بار بار لکھا کہ پنجاب کے لوگ جون کے اخیر تک اپنی گندم گھر میں لاتے ہیں۔ اس لئے جولائی سے پہلے گوالیار نہیں آسکتے۔ میعاد جولائی کے وسط تک بڑھا دیجائے۔ مگر ریاست والوں نے ایک خط کا بھی جواب نہ دیا ۲۷-۵-۲۶ کو ٹربیون میں چھپا کہ ریاستیں اپنی رعایا کو جب چاہیں بلا وجہ نکال دیتی ہیں۔ میں نے ٹربیون میں سے یہ مضمون کاٹ کر ممبر آف ایگریکلچر گوالیار کو بھیج دیا اور اُن سے پوچھا کہ کیا آپ ہم کو تحریر دینگے کہ جب زمین تیار ہو جائے تو آپ ہم کو کسی نہ کسی وجہ سے نکال نہ دینگے۔ اُنہوں نے تب ۸-۶-۲۶ کو جواب دیا کہ آپ کو قبضہ کی میعاد شروع مئی تک دی گئی تھی۔ اس لئے آپ لوگ اب نہیں آسکتے ہیں میرے خیال میں تو ہم لوگ سستے چھوٹے ہیں۔ اگر ہزارہا روپیہ خرچ کر کے اور وہاں پہنچکر زمین تیار کر کے جواب ملتا تو بے حد نقصان ہوتا۔

راقم۔ جے۔ ڈونیل گجرات۔

امتحان میں کامیاب مسیحی طلبا

امسال میٹرک کے امتحان کے نتیجہ پر نظر ڈالتے ہوئے ہم خدا کی شکر گذاری کئے بغیر رہ نہیں سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی کامیاب لڑکے لڑکیوں کو مبارکباد دیئے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتے ہیں۔ زیدبراں کامیاب طلبا کے والدین کو بھی مبارکباد کے مستحق سمجھتے ہیں۔ آخر میں اُن مدارس کے معلمین کو جنکے مدارس کے طلبا کامیاب ہوئے ہیں۔ مبارکباد کے حقدار خیال کرتے ہیں کہ اُن کی محنتوں اور مشقتوں کے نتائج حسب دلخواہ پیدا ہوئے اور دل سے دعا کرتے ہیں کہ خدا اس سال کے جملہ کامیاب طلبا کو میدان علم میں آگے بڑھنے کی توفیق بخشے کہ وہ کالجوں میں داخل ہوکر وہاں کے کورسوں کو ختم کریں۔

رسالہ اثبات التثلیث فی التوحید

ہمارے قابل فخر پادری عبدالحق صاحب فاتح قادیان کی تازہ تصنیف ہے گو یہ رسالہ ضخامت میں ۳۲ صفحہ کا ہے پر مسیحیت کی الٰہی وحدانیت کی توضیح و تفسیر میں نادر اور بے مثال ہے۔ اس کا ایک ایک نقطہ اور ایک ایک جملہ مسیحیت کے تصور الٰہی پر ایسی دلالت کرتا ہے کہ اچھے اچھے سمجھدار اصحاب اُن کے آگے مخالفت و مناقشت کا سر نہیں اُٹھا سکتے۔ تمام پنجاب کے مسلم علماء اس رسالہ کے استدلال کے آگے عاجز ہو چکے ہیں۔ کسی کی جرات نہیں ہوئی کہ وہ اسکی تردید پر قلم اُٹھائے۔ جنہوں نے اس رسالہ کی تردید کی کوشش کی وہ خود ہی عاجز ہوکر رہ گئے۔ ہم بغیر کسی طرح کے مبالغہ کے کہہ سکتے ہیں کہ اس میں ہر ایک مسیحی اور مسلم اور ہندو اور آریہ کے لئے مسیحی تصور الٰہی کا عاجز کرنے والا پیغام پایا جاتا ہے۔ پادری صاحب نے یہ رسالہ تصنیف کر کے اُردو خواں مسیحیوں پر بڑا احسان فرمایا ہے۔ ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ وہ اس رسالہ کو خریدے اور پڑھے۔ قیمت صرف ۴ر ہے۔ لکھائی چھپائی اعلٰے ہے۔ مسٹر ایم۔ کے۔ خان۔ مہان سنگھ باغ لاہور سے طلب فرمائیں۔

راولپنڈی میں حال کے فساد کے سلسلہ میں ۵۲ گرفتاریاں عمل میں لائی جا چکی ہیں

راولپنڈی ۲۳ جون۔ کل راولپنڈی میں عید کا دوسرا دن امن و سکون کے ساتھ گذر گیا۔ کل رات صرف ایک معمولی سا واقعہ ہوا جبکہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک چھپر گردوال ٹھیکیدار کے مکان کو چند بدمعاشوں نے آگ لگا دی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ کوئی زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ فوجی پکیٹ اہم مقامات پر بدستور قائم ہیں۔ اگرچہ شہر کے بعض حصوں میں دکانیں کھل گئی ہیں۔ لیکن بازار صرافہ اور بازار کسیرہ میں ابھی تک ہڑتال جاری ہے

۵۲ گرفتاریاں کی جا چکی ہیں۔

اس وقت تک ۵۲ گرفتاریاں عمل لا جا چکی ہیں۔ جن میں سے ۶ کے خلاف مقدمات چالان کئے گئے ہیں۔ ۹۶ اشخاص کے خلاف زیر دفعہ ۳۲۴ تعزیرات ہند تین کے خلاف قانون اسلحہ کے ماتحت ایک کے خلاف زیر دفعہ ۳۰۹ تعزیرات ہند اور دو کے خلاف زیر دفعات ۲۴۶ اور ۳۰۹ تعزیرات ہند مقدمات چلائے گئے ہیں۔

مجروحین کی تعداد ۸۳ تک پہنچ گئی

مجروحین کی تعداد ۸۳ تک پہنچ گئی ہے جن میں سے ۵۴ مسلمان ۲۶ ہندو اور ۲ سکھ ہیں

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مری کے منشی محمد حسین کو اور جاتل کے میاں شاہ نواز کو زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری حب ہفتے کے لئے شہر اور چھاؤنی میں تقریر کی ممانعت کر دی ہے۔

ہندو مسلم سکھ نمائندوں کی کانفرنس

کل مسٹر غلام حیدر خان پنشنر تحصیلدار سررشتہ دار ایکسٹرا اسسٹنٹ پریذیڈنٹ میونسپلٹی اور سردار نیحال سنگھ وکیل نے ایک میٹنگ فرقہ وارانہ کشیدگی دور کرنے اور مختلف جماعتوں میں اتحاد پیدا کرنے کیلئے ذرائع سوچنے کے لئے بلائی تھی۔ قریباً ۷ ہندو اور سکھ موجود تھے۔ لیکن چونکہ مسلمان بہت کم تعداد میں شامل ہوئے۔ اس لئے سردار بسنت سنگھ سرکاری وکیل کی مختصر سی تقریر کے بعد میٹنگ برخاست کی گئی۔ سردار بسنت سنگھ نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ مسلمان دوست پوری تعداد میں شامل نہیں ہوئے۔

ایک سکھ کا قتل

کل یہاں خبر موصول ہوئی ہے کہ موضع کوری کے سردار ساہب سنگھ کو قتل کر دیا گیا ہے۔ ان کی لاش سول ہسپتال راولپنڈی میں لائی گئی اور پولیس معاملہ قتل کے متعلق تحقیقات کر رہی ہے۔

شہدے مارتم۔

کلکتہ اور مضافات میں

خانہ تلاشیوں اور گرفتاریوں کی بھرمار

کلکتہ ۱۹ جون۔ مزید تحقیقات پر معلوم ہوا ہے کہ کلکتہ اور مضافات میں ایک سلسلہ خانہ تلاشیاں اور گرفتاریاں کی گئی ہیں اور گرفتار شدگان کی تعداد ۸ تک پہنچ گئی ہے۔ پولیس نے بلارام بوس گھاٹ روڈ بھوانی پور میں ایک مکان کی تلاشی لی اور ایک طالب علم دھریندر ناتھ داس گپتا آئی سی۔ ایس گرفتار کیا گیا۔ سمجھا جاتا ہے کہ پولیس نے ایک شخص ہری داس چٹرجی کی گرفتاری کے لئے اس کے مکان کی بذریعہ وارنٹ تلاشی اور گرفتاری تلاشی لی۔ لیکن چٹرجی مکان پر موجود نہ تھا۔ اس لئے وہ وہاں سے چلے گئے۔ بارانگر میں بھی چند خانہ تلاشیاں لی گئی ہیں اور ایک گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے۔

(ر ۔ ۱)

خبریں

یہ امر موجب مسرت و اطمینان ہے کہ لاہور۔ امرتسر۔ راولپنڈی۔ ملتان۔ دہلی۔ لکھنؤ۔ کراچی۔ بمبئی۔ کلکتہ اور تمام دیگر مقامات میں بقرعید امن و امان سے گذر گئی۔ اور کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا۔ صرف الہ آباد کے قریب موضع جھوسی میں بقرعید کے دن خفیف سا فرقہ وارانہ فساد ہوا۔ جس میں ایک شخص ہلاک اور کئی مجروح ہوئے ہیں

ہنسے مازم

دہلی ۲۱ جون۔ آج صبح سے دہلی کے تمام بازاروں میں چار مشین گنیں گشت لگا رہی ہیں نیز اور شہر کی معمول پولیس کی جابجا پہرے لگے ہوئے ہیں۔ امن و امان قائم کرنے کے لئے حکام ہر ممکن احتیاطی تدابیر اختیار کر رہے ہیں

(ر)

الہ آباد ۲۲ جون۔ الہ آباد کے قریب جھوسی گاؤں میں ہندو مسلم فساد کی رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ تفصیلات کا انتظار ہے۔ ریڈیشنل پولیس یہاں سے بھیج گئی ہے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ۔ ڈپٹی مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس و دیگر سرکاری افسران بھی جھوسی کو روانہ ہو گئے ہیں۔

نینی تال ۲۲ جون۔ جھوسی نزد الہ آباد سے ایک خفیف سے فرقہ وارانہ فساد کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جس میں ایک آدمی ہلاک اور کئی مجروح ہوئے اس واقعہ کے سوائے تمام صوبہ جات متحدہ میں عید الضحٰی امن و سکون کے ساتھ گذر گئی۔

(ر)

شملہ ۲۲ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ سر میلکم ہیلی صاحب گورنر پنجاب کونسل کے آئندہ اجلاس شملہ میں تقریر کرینگے۔ (ر)

کلکتہ ۱۰ جون۔ منگلسرائی پسنجر ٹرین میں سفر کرنے والی ایک مارواڑی عورت کا چلتی گاڑی کے تین ڈاکوؤں سے دلیرانہ مقابلہ کرنے کی خبر موصول ہوئی ہے۔ گاڑی آج صبح ہوڑہ پہنچی مقابلے کا نتیجہ ایک مارواڑی عورت اور ایک ڈاکو کی ہلاکت تھیں۔ معلوم ہوا ہے کہ عورت مذکورہ اپنے بچے کے ہمراہ ایک تیسرے درجہ کے زنانہ کمرہ میں اکیلی سفر کر رہی تھی

علے الصبح بردوان کے اسٹیشن کے ایک میل ورے پچھم کے تین ڈاکو عورت مذکورہ کے کمرے میں داخل ہوئے۔ پیشتر اس کے کہ مارواڑی عورت کو اس عظیم خطرے کا علم ہوتا ڈاکوؤں نے اس کے زیورات چھیننے شروع کر دیئے۔ حالانکہ عورت تینوں کے سامنے کچھ طاقت نہ رکھتی تھی۔ تو بھی اس نے جرأت کی اور ایک ڈاکو کو پکڑ لیا جو اس کے لوہے کے ٹرنک کو توڑ لینے کی کوشش کر رہا تھا۔ ڈاکو اور مارواڑی عورت کے درمیان نہایت دلیرانہ اور پرخطر مقابلہ شروع ہو گیا۔ مقابلے کے دوران میں چور اور عورت دونوں چلتی گاڑی سے گر پڑے اور فوراً ہی جاں بحق ہو گئے۔

(ر)

بنارس ۲۱ جون ایک ڈسٹرکٹ جیل بنارس کا ایک ہندوستانی جیلر کنگ ایڈورڈ ہسپتال میں نازک حالت میں پڑا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جیلر مذکور پر ایک قیدی نے قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ قیدی کو جیلر سے عداوت تھی۔ کیونکہ جیلر نے اس قیدی کو وارڈر سے اوورسیر اور اوورسیر سے معمولی قیدی کی حیثیت میں تبدیل کر دیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ ملزم نے اپنے ارادوں کا صاف صاف اعتراف کر دیا ہے۔ سٹی مجسٹریٹ نے معاملے کی تحقیقات کے بعد ملزم کو سشن سپرد کر دیا ہے۔

(ر)

کلکتہ ۲۱ جون عید کے متعلق تمام پیشبندیاں مکمل ہو چکی ہیں مسٹر یعقوب بھارت ممبر لیجسلیٹو اسمبلی دو تین روز سے مسلمانوں کے محلوں میں جا کر مسلمانوں کو سمجھاتے تھے کہ وہ کوئی اشتعال انگیز کارروائی نہ کریں۔

ہوڑہ ضلع کے مولویوں سے آپ نے مقامی مجسٹریٹ کی معرفت اس امر کا اقرار نامہ لے لیا ہے کہ وہ پبلک طور پر گائے کی قربانی کرینگے اور قرآن کے حکم سے زیادہ قربانی کرنے کی تلقین نہیں کرینگے۔

لوٹے جانے کے ڈر سے ناخدا مسجد کے پاس ہیرنسن روڈ اور چت پور روڈ پر تمام دوکانیں بند تھیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اس علاقہ میں کل تمام دوکانیں بند رہینگی۔

مسٹر کے۔ سی۔ رائے۔ چودھری ممبر بنگال کونسل نے ایس چیٹرجی کے ساتھ دریائے ہگلی کے دونوں کناروں پر کارخانجات کے علاقہ میں جا کر لوگوں کو سمجھاتے رہے کہ فساد نہ کریں۔

کلکتہ ۲۱ جون۔ انگلشمین کو معلوم ہوتا ہے کہ برٹش پیادہ فوج کی دو کمپنیاں بھی عید کے دنوں میں تعینات کی جائینگی۔ اور مسلح موٹر کاریں شہر میں گشت کرینگی۔

(ر)

لنڈن ۱۸ جون ٹائمز کا نامہ نگار ریگا سے اطلاع دیتا ہے کہ برطانیہ کی طرف سے گورنمنٹ روس کو جو مراسلہ بھیجا گیا ہے اس پر تین لاکھ مزدوروں نے اظہار ناراضگی کیا اور برطانوی سفارت میں گھسنے کی کوشش کی۔ مگر حکام نے بڑی مشکل سے انہیں روکا۔ مظاہرہ کرنے والوں کے جھنڈوں پر لکھا تھا کہ ہم . . . . مخالف مزدوروں کے ساتھ تعلقات منقطع کرنے کے حق سے دست بردار نہ ہونگے۔

(ر)

لنڈن ۱۸ جون۔ سمرنا میں کمال پاشا کے خلاف جو سازش پکڑی گئی ہے اس کا سرغنہ سابق نمائندہ لازستان کہا جاتا ہے۔ سنا گیا ہے کہ سازش مصطفےٰ کمال کے سمرنا آنے کے منتظر تھے

مگر آن کا دہاں ہی بھانڈا پھوٹ گیا اور پولیس نے بہت سے ہتھیار اور بم گرفتار کرئے۔ کئی سربرآوردہ اشخاص اس سازش میں شریک ہونے کے الزام میں گرفتار کئے گئے ہیں۔

(۳)

لاہور ۲۲ جون۔ ہمارا خاص نامہ نگار بذریعہ ٹیلیفون راولپنڈی سے اطلاع دیتا ہے کہ شہر میں ابھی تک مکمل ہڑتال ہے ۱۵ مسلمانوں کی گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں۔ سر جان مینارڈ بھی راولپنڈی تشریف لے آئے ہیں۔ کل آپ نے شہر کے ۸۰ سرکردہ اصحاب کے ساتھ ملاقات کی۔ آپ نے گنج منڈی میں ہسپتال میں جا کر زخمیوں کا ملاحظہ کیا۔

بیان کیا جاتا کہ عورتوں کے اغوا کے سلسلہ میں چند مسلمان گرفتار کئے گئے ہیں۔ تفصیلات کا انتظار کیا جا رہا ہے۔

(۴)

لاہور ۱۹ جون "مسلم اوٹ لک" دفتر خاص عام پریس کے پروپرائٹر مسٹر عبدالحق ہمدرد بیاری وجہ آج اس دار فانی سے رحلت کر گئے ہیں۔ آپ اپنے کسی ذاتی کام کے لئے گوجرانوالہ تشریف لے گئے جہاں پر سن سٹروک کے حملہ کی وجہ سے بیمار ہو گئے۔ لاہور واپس آنے پر آپ کو نمونیہ ہو گیا۔ آپ اپنے پیچھے ۳ لڑکے اور ۵ لڑکیاں چھوڑ گئے ہیں۔ آپ کی وفات سے مسلم اوٹ لک پر کوئی اثر نہیں پڑیگا۔ اور وہ بدستور سابق جاری رہیگا۔

(۵)

بمبئی ۹ جون۔ ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ

سابق مہاراجہ اندور کے چچا زاد بھائی "آنا صاحب جنکو ہلکر دربار کے زبانی حکم کے مطابق گرفتار کیا تھا اور جنکو تال کے لئے منڈلیشور میں قید رکھا گیا تھا اب رہا کر دیا ہے۔

اور تاتیا صاحب پران کی جائداد بھی واپس کر دی گئی ہے۔ لیکن ان کو اندور اور اس کے گرد نواح میں داخلہ کی ممانعت ہے۔

یہ رہائی تاتیا صاحب کے دوستوں اور دیان پرکاش اور سرونٹ آف انڈیا اخبارات کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

(۶)

پیرس ۱۸ جون۔ مسیو ڈومرگو نے مسیو ہیریٹ کو وزارت بنانے کے لئے بلایا ہے اور مسیو ہیریٹ وزارت بنانے کے لئے رضامند ہو گئے ہیں۔ مسیو پرینٹ نے وزارت بنانے سے انکار کر دیا تھا۔ کیونکہ مسیو ہیریٹ ان کی گورنمنٹ میں شامل ہونے کو تیار نہ تھے

(۷)

مایوس و لاعلاج مریضوں کو مژدہ

ڈاکٹر ایچ۔ جے۔ لوربیئر

بی۔ ایم۔ ڈی۔ ڈی۔ ایس سی بی۔ ایچ۔ ایم۔ ڈی۔ ایچ۔ وائی ایم بی۔ ای۔ ایم ایچ سی۔

ڈاکٹر ایچ۔ جے لوربیئر کے نام سے کونسا خواندہ پنجابی اور ہندوستانی بے خبر ہے۔ آپ کا کارا کیور۔ سینک بائٹ دنیا بھر میں مشہور دوائیں ہیں۔ یہ بھی عورت مرد کے ان امراض کے لئے تریاق کا حکم رکھتے ہیں جو بیمار خود علاج سے ناامید ہو چکے ہیں۔ آپ چند ماہ سے ۱۰ لارنس روڈ لاہور میں مقیم ہیں۔ آپ کا شفاخانہ میکلوڈ روڈ قریب دفتر نور افشاں لاہور کھلا ہے جہاں صبح کے ۷ بجے سے شام کے ایک بجے تک اور شام کے ۴ بجے سے ۷ بجے تک علاج کیا جاتا ہے۔ آپ ایک دفعہ ڈاکٹر صاحب کے زیر علاج ہو کر دیکھیں بفضل خدا شفا کا ضرور انعام پائیںگے۔

نور افشاں کی توسیع اشاعت میں سرگرم کوشش کیجئے۔

تین بیماریوں کی حکمی دوائیں

(۱) دمہ خشک ہو یا تر یا پرانا مجرب اور شرطیہ دوا ہے۔ دو ہی خوراک کے کھانے سے چند گھنٹوں کے اندر سانس کی ساری تکلیف دور ہو کر آدمی تندرست ہو جاتا ہے۔ قیمت عہ

(۲) ہر قسم کی کمزوری دور کرنے میں لاثانی اور مجرب ہے خواہ کیسی ہی کمزوری ہو قیمت فی شیشی عہ

(۳) اس کے استعمال سے روزانہ تپ چوتھیا بخار پہلے ہی دن رک جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲؍ محصولڈاک ذمہ خریدار

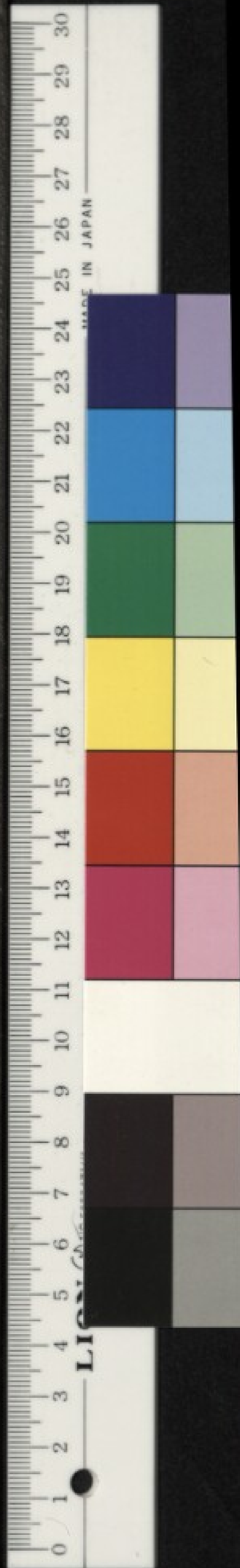
المشتہر

ڈاکٹر اے۔ این اوجھا ایم خورجہ ضلع بلند شہر

یونگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔ جس نے ابتدائی تعلیم کو اعلےٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیرنگرانی کر دی ہیں اور چار ہندوستانی خواتین مستقل مدرس ہیں۔ اسطرح چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس سرکاری شرح ہے۔ متفرق اخراجات عہ ماہوار فی طالب ہے۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔ بوجب نئے انتظام چالیس فیصدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہو سکتے ہیں اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی۔ الماری میز وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جز کشا ۱۲ سے ۱۵ تک سر دکو قول عہ سے عہ تک مزید حالات پرنسپل صاحب و ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

نور افشاں کو قلمی امداد سے فراموش نہ کریں۔



مرزا غلام احمد صاحب کرشن ثانی نہیں
قادیانی اپنے دعوےٰ مسیحائی میں کاذب تھے

الفضل نے ساری دنیا کو چیلنج دیکر ناخن مسیحیوں کو احمدیت کے دعاوی کی چھان بین کی طرف مائل کر دیا ہے۔ مسٹر طفیل مسیح احمدیت کے بانی کی بابت ذیل کا بیان لکھنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ ہم یہ بیان الفضل سے بطور استفسار شائع کرتے ہیں کہ وہ ہمیں بتلائے کہ مرزا صاحب کی بابت جو بیان مسٹر طفیل مسیح نے لکھا ہے وہ صحیح ہے یا غلط ہے؟ امید ہو کہ الفضل اس بیان پر کچھ روشنی ڈالیگا۔ ایڈیٹر

ناظرین ہماری نظر سے جناب مرزا صاحب اور ان کے مریدوں کی قریباً ۵۴ تصنیفات گذری ہیں اور ان کے مریدین بڑے زور سے یہ ثابت کرنے کی جد و جہد میں لگے ہوئے ہیں کہ وہ مسیح موعود جنکی انتظاری میں نصاریٰ و مسلمان ہیں سو وہ چودھویں صدی کے اخیر پر آگئے تھے۔ سو اب حضرت مسیح کی انتظاری کرنا عبث ہے۔ انجیل شریف و قرآن شریف کی پیشینگوئیاں وہ سب میرے حق میں تھیں اور مرزا صاحب کے مرید دعوےٰ کرتے ہیں کہ جو آنے والا مسیح تھا سو آچکا ہے۔ احادیث ثابت کر رہی ہیں کہ ۳۰ جھوٹے نبی ہونے والے ہیں جن میں سے ایک یہ بھی تھا۔ ذرا انجیل شریف کے حوالوں کو تو بغور پڑھیں ۲ تھسلنیکیوں ۲ باب ۳ تا ۱۲ آیت ایوب ۲۰ باب ۵ تا ۱۲ آیت متی ۷ باب ۱۵ تا ۲۰ آیت۔ ۲۴ باب ۲۴ تا ۲۹ آیت مرقس ۱۳ باب ۲۱ تا ۲۳ آیت لوقا ۲۱ باب ۸ تا ۹ آیت ایوحنا ۲ باب ۱۸ تا ۲۳ یہوداہ باب ۱۱ تا ۱۳ آیت ۱۰ آیت۔

اب ہم اپنے اصل مدعا پر آتے ہیں کہ مسیح موعود اپنے دعوے میں کاذب ہیں۔ ملاحظہ کے لئے دیکھئے کہ وہ مسیح موعود نہ تھے۔ صرف ایک رئیس قادیانی تھے سب سے پہلے ہم مرزا صاحب کا الہام جو کہ انہوں نے اپنی عمر کی نسبت کیا اس پر غور کرینگے۔ جناب مرزا صاحب رئیس قادیانی ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۰۸ء میں آپ کی وفات ہوئی اور آپ کی کل عمر ۶۹ برس کی ہوئی۔ اگر ایک کا سال نکال دیں تو ۶۸ سال کی ہوئی۔ اس لئے آپ کا الہام جھوٹا نکلا کیونکہ آپ نے پیشینگوئی کی تھی کہ میری عمر ۸۰ سے ۵ یا ۶ سال کم یا زیادہ ہوگی۔

۱۔ ۱۸۳۹ء سے ۱۸۶۰ء تک ۲۱ سال ۱۸۶۰ء سے ۱۹۰۸ء تک ۴۷ + ۲۱ = ۶۸ سال

۲۔ ۱۸۸۰ء میں جب آپ نے براہین احمدیہ لکھنا شروع کیا تو آپ کی عمر ۴۱ برس کی تھی اور ۱۸۸۱ء سے ۱۹۰۸ء تک ۲۷ برس بچے ہیں ۴۱ + ۲۷ = ۶۸ سال

۳۔ ۱۸۹۳ء میں مباحثہ ڈپٹی عبد اللہ آتھم امرتسر ہوا تو اس وقت آپ کی عمر ۵۴ برس کی تھی ۱۸۹۴ء تا ۱۹۰۸ء ۱۴ سال ۵۴ + ۱۴ = ۶۸ سال

۴۔ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۹ و البشریٰ صفحہ ۲ الہام نمبر ۱ جلد دوم اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۷ء و ازالہ اوہام جلد دوم صفحہ ۶۳۴ و ۶۳۵ اڈیشن ۹/۲

۵۔ آپ نے فرمایا کہ خدا نے خبر دی ہے کہ میری عمر ۸۰ سال سے پانچ و چھ برس کم یا زیادہ ہوگی۔ نصرۃ الحق و تشحیذ الاذہان جلد ۱۴ نمبر ۱۲ ماہ دسمبر ۱۹۱۹ء

۶۔ مرزا صاحب ۱۲۵۵ھ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۱۳۰۱ ہجری میں مامور ہوئے اور ۱۳۲۶ ہجری میں آپ نے وفات پائی۔ ۷۱ سال ہوئے۔

۷۔ آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۶۱۳ ۱۲۵۶ ہجری یعنی قمری تا ۱۳۰۹ قمری ۵۳ برس و ۱۲۵۶ تا ۱۳۱۰ قمری ۵۴ برس مطابق ۱۸۴۰ء پیدائش اموات ۱۹۰۸ء ۶۸ برس۔ آپ جناب ۱۰ محرم ۱۲۵۶ھ کو پیدا ہوئے تھے اور ۱۳۲۶ھ کو چلتے ہوئے ۷۰ برس ہوئے۔

۸۔ ۱۸۳۹ء مطابق ۱۲۵۵ ہجری کو پیدا ہوئے۔ براہین احمدیہ صفحہ ۱۶ ملحق صفحہ ۳۸۹۔

۲۔ مرزا صاحب کو اپنے الہام بھی یاد نہ رہتے تھے۔

۱۔ البشریٰ صفحہ ۴۵ الہام ۱۵۶ یہ الہام کا ترجمہ ہے اصل نہیں ملا (جلد اول)

۲۔ نتیجہ خلاف ہوا یا نکلا۔ آخر کا لفظ ٹھیک یاد نہیں اور یہ بھی پختہ پتہ نہیں کہ یہ الہام کس امر کے متعلق ہے۔ البشریٰ جلد دوم صفحہ ۴۷ الہام نمبر ۲۰ البدر جلد ۱ نمبر ۳ کالم ۱ ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء۔

۳۔ یہ بات آسمان پر قرار پا چکی ہے۔ تبدیل ہونے والی نہیں صبح جب میں نماز کے بعد ذرا لیٹ گیا تو الہام ہوا۔ مگر افسوس ہے کہ ایک حصہ اس کا یاد نہیں رہا۔ ایک عربی کا فقرہ تھا اور اس کے بعد اس کا ترجمہ اردو میں تھا۔ وہ اردو فقرہ یاد ہے اور عربی فقرہ کچھ اس سے مشابہ تھا۔ البشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۰۸ الہام نمبر ۵۰ الحکم جلد ۷ نمبر ۵ صفحہ ۱۲ کالم ۱

۴۔ یہ بھی الہام ہوا مگر اصل یاد نہیں کہ ایمان سے نجات ہے البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۴۷ الہام نمبر ۲۰ البدر جلد ۱ صفحہ ۲ کالم ۳ ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۳ء پنجشنبہ۔

۵۔ اس میں تمام دنیا کی بھلائی ہے۔ تشریح۔ فرمایا مجھے الہام ہوا مگر اس کا آخری حصہ یاد ہے۔ دوسرے الفاظ یاد نہیں۔ جو الفاظ یاد ہیں وہ یہ ہیں۔ اس کا ترجمہ بھی تبلایا گیا۔ البشریٰ جلد دوم صفحہ ۸۱ الہام نمبر ۲۵۹ البدر جلد نمبر ۱۶ کالم ۱۔

۶۔ بلا نازل یا حادث ہوا۔ تشریح فرمایا کہ یہ الفاظ الہام ہوتے ہیں۔ مگر معلوم نہیں کہ کس کی طرف اشارہ ہے یاد نہیں رہا کہ با کے آگے کیا تھا۔ البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۸۳ الہام نمبر ۲۶۲ البدر جلد ۲ کالم ۲۔

۷۔ ایک دم میں دم رخصت ہوا۔ فرمایا کہ آج رات مجھے الہام ہوا اس کے پورے الفاظ یاد نہیں اور جس قدر یاد رہا وہ یقینی ہے۔ مگر معلوم نہیں کہ کس کے حق میں ہے۔ لیکن خطرناک ہے۔ یہ الفاظ موزوں عبارت میں ہیں۔ مگر ایک لفظ درمیان میں سے بھول گیا ہے۔ البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۱۷ الہام ۳۸۳ ۳۰ جولائی ۱۹۰۶ء بدر جلد ۲ نمبر ۱ صفحہ ۳۔

۸۔ یہ کھول کر بیان کرنیوالی کتاب کے نشان ہیں۔ (۳) رذ کھل گیا (نوٹ) میں ساتھ کا فقرہ بھول گیا البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۲۹ الہام نمبر ۳۴۵ البدر جلد ۲

ء۱۵ صفحہ ۴ ۵ اپریل ۱۹۰۶ء

۹- الہام کے الفاظ یاد نہیں ہیں۔ البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۹۴ الہام ۳۲۹-

۱۰- اللہ کی رحمت سے امید مت ہو (۲) ایک عربی الہام تھا۔ الفاظ مجھے یاد نہیں ہیں الحکم جلد ۹ نمبر ۱۰ صفحہ ۱ کالم ۲ البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۹۴ الہام ۳۲۹۔

۱۱- خدا ایک تازہ نشان دکھائیگا۔ مخلوق کو ایک نشان کا دھکا لگیگا وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا۔ مجھے علم نہیں دیا گیا کہ کوئی ایسا آفت ہے جو دنیا پر آئیگی جسکو قیامت کہہ سکینگے۔ مجھے علم نہیں دیا گیا کہ ایسا ... آئیگا۔ البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۹۵ الہام نمبر ۳۳۷ بدر ... جلد ۱ نمبر ۲ صفحہ ۱ ۱۸ اپریل ۱۹۰۶ء

۱۲- اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے کہ یہ پیشگوئی کب اور کس رنگ میں پوری ہوگی۔ البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۰۶ الہام ۳۷۶-

۱۳- اگر تیری عزت ہمیں منظور نہ ہوتی تو یہ مقام تباہ ہوجاتا۔ اگر تمام مخلوق سے بہتر شخص نہ ہوتا تو یہ مقام تباہ ہوجاتا (نوٹ مسیح موعود) اس الہام میں ابتدائی لفظ کچھ اور تھے جو یاد نہیں رہے۔ مگر مفہوم یہی تھا۔ البشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۲۸ الہام نمبر ۱۳۹ بدر جلد ۶ نمبر ۱۱ صفحہ ۳ ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء

۱۴- اس کے بعد ایک اور الہام ہے۔ جس کے اظہار کی خدا تعالےٰ کی طرف سے اجازت نہیں شاید بعد میں اجازت ہو جائے۔ اس کا پہلا فقرہ یہ ہے۔ دیکھ میں ایک نہایت چھپی ہوئی بات پیش کرتا ہوں۔ البشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۳۶ الہام نمبر ۴۸۵ بدر جلد ۶ نمبر ۱۶ صفحہ ۴-

۱۵- مرزا صاحب کا خدا عاجی . . . .
. . . ہے۔ براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۵ و ۵۵۶- عاجی کے معنے ابھی تک معلوم نہیں ہوئے

۱۶- ھو شعنا لغسا- یہ عبرانی ہے۔ اس کے معنے ابھی تک نہیں کھلے اس عاجز پر۔ براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۶-

۱۷- یہ انگریزی الفاظ ہیں۔ اس الہام کے ابھی تک معنے معلوم نہیں۔ براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۶

I love you I shall give you

البشریٰ جلد ۱ صفحہ ۹۳ و ۹۴ و ۹۵ و صفحہ ۵۱۵

A large Party of Islam

۱۸- ایلی اوس کے کچھ معنے نہیں کھلے صفحہ ۵۱۳ (۱۹) مرزا صاحب کو اپنا الہام بھول گیا۔ یاد نہ رہا براہین احمدیہ صفحہ ۴۸۵ (باقی پھر)

راقم۔ طفیل مسیح۔ اول مدرس

امتحان سنڈے سکول یونین پنجاب

یہ امتحان اس سال۔ اجولائی ۱۹۲۶ء کو ہوگا۔ سوالات جنوری تا جون ۱۹۲۶ء کے امریکن انٹرنیشنل اسباق کے مطابق ہونگے۔ مزید واقفیت امتحان کے لئے امتحان سکریٹری کو لکھئے

المشتہر: فضل الٰہی۔ ہیڈ ماسٹر مشن ہائی سکول جہلم
سکریٹری امتحان
پنجاب سنڈے سکول جہلم

بواسیر کی گولیاں

بواسیر خونی و بادی کا مجرب علاج۔ صرف ایک ہفتہ میں کامل صحت کی گارنٹی قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) محصول ۸؍

سرمہ مقوی بصر

اکثر امراض چشم مثل دھند۔ پڑبال۔ جالا۔ پھولا۔ سرخی۔ ناخنہ۔ خارش۔ ککرے۔ ضعف بصر وغیرہ کا علاج ہے۔ بصارت چشم کو بڑھاتا ہے۔ بڑھاپے تک نظر کو قائم رکھتا ہے۔ بچے۔ بوڑھے۔ جوان۔ مرد۔ عورت ہر وقت۔ ہر حالت اور ہر موسم میں استعمال کرتے ہیں قیمت فی تولہ صرف ۱۲؍ محصول ڈاک ۶؍

منیجر دوائی خانہ حکیم مولوی محمد ضیاء اللہ امرتسر

اشتہار کتب

تکمیل الانجیل۔ انجیل کے الفاظ میں انجیل کے قریباً تمام مضامین کی ترتیب صفحہ ۱۰۳- ۲؍

زبور پنجابی نظم اور دیسی راگوں میں۔ یہ ایک برس سے نایاب تھا۔ اب تیسری بار پھر چھپا ہے۔ ۴ جلد ... ۱۰؍ کپڑا ۵ ؍ سنہری نام ۱۲؍

ویدوں کی اصلیت و ماہیت۔ وید کس طرح مرتب ہوئے۔ اور انکی اصلیت کیا ہے۔ صفحہ ۱۶- ۱؍

شریعت ارتداد۔ از ڈاکٹر نذیر صاحب۔ محمدیوں کے غیر محمدیوں سے نازیبا سلوکوں کا بیان صفحہ ۳۲- ۲؍

عالمگیر مذہب۔ خواجہ کمال الدین کی کتاب ینابیع المسیحیت کا علمی جواب صفحہ ۱۵۰- ۶؍

وشنو کے دس اوتار۔ اہل ہنود کے دس اوتاروں کی سوانحعمریاں۔ ان کے عجیب و غریب حالات۔ معجزات ان کے اخلاق و عادات و غرض و غایات اور اوتاروں کی باہمی جنگ و جدال جسے ہندو دھرم سے پوری پوری واقفیت رکھنے والے مسیحی مصنف جناب پادری ... صاحب نے لکھا۔ بار دوم صفحہ ۱۲۸- ۵؍

زندہ جاوید بائبل یا وید۔ مصنفہ مسٹر اکبر مسیح صاحب۔ پنڈت بھوجدت صاحب آریہ کی ودتشہ ... نام بائبل کا فسانہ کا منہ توڑ جواب صفحہ ۳۰۵- ۲؍

مسیحی عقیدہ اور زندگی مسیحیوں کے ایمان اور اعمال کے متعلق واقفیت جو اقراریوں کے لئے ضروری ہے صفحہ ۴۳- ۲؍

تعلیم نجات از رو سے قرآن۔ الٰہی ہدایت انسانی نافرمانی۔ نجات کے بارہ میں قرآن کی تعلیمات اور ان کی کمی صفحہ ۷۰- ۳؍

شہد کی مکھی کے حالات باتصویر صفحہ ۱۲۲ اصل ۸؍ رعایتی ۴؍

رونڈہ۔ انوار الحق صفحہ ۳۰- ۱؍

حضرت اسحٰق و اسماعیل۔ ۳ پائی۔ پتہ۔
سکریٹری ریلیجس بک سوسائٹی۔ انارکلی۔ لاہور

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم۔ اے منیجر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا*